Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بجز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۲ | ۵ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۷ اخاء ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۴۴

# اسلام ایسا حسین مذہب ہے کہ اس نے کہیں بھی دکھ کے سامان پیدا نہیں کئے

## انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیاں اسلام کے اس نمونہ کے مطابق ڈھالیں!

### انصار اللہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۲۶ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام ایک حسین مذہب ہے اور اس نے (نہ قولاً نہ فعلاً) کسی جگہ بھی دکھ کے سامان پیدا نہیں کئے اس لئے انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیاں اس نمونہ کے مطابق ڈھالیں اور اپنی نسلوں کی صحیح طور پر تربیت کریں۔ اپنے گھروں میں بچوں کو اسلام سکھائیں اور قرآن پڑھائیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کی کتب خود بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی ان کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشادات آج یہاں تیسرے پہر انصار اللہ کے احاطے میں مجلس انصار اللہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے فرمائے۔ اس اجتماع میں آج پہلے دن ۴۴۵ مجالس کے ۲۳۴۶ اراکین و نمائندگان شوریٰ شامل ہوئے جبکہ پچھلے سال پہلے دن ۴۰۷ مجالس کے ۲۴۲۵ اراکین و نمائندگان شریک تھے۔ افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد میں امسال بفضلہ تعالیٰ قریباً [illegible] مجالس کا اضافہ ہوا۔ آج کے افتتاحی اجلاس میں زائرین کی تعداد ۱۲۴۷ تھی۔ چونکہ اجتماع کے لئے لاؤڈ سپیکر کی منظوری نہیں مل سکی اس لئے حضور ایدہ اللہ نے مختصر خطاب فرمایا۔ چنانچہ مکرم عبدالعزیز صاحب ونیس سابق مبلغ سیرالیون حال مربی ضلع لاہور نے حضور کے ارشادات بہت بلند آواز میں دوہراتے ہوئے انہیں دور دور تک بیٹھے ہوئے سامعین تک پہنچایا۔

حضور ایدہ اللہ نے مذہب اسلام کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام نے ہر ایک کے لئے چاہے وہ مسلم ہو یا کافر مسرت اور اطمینان کے حالات پیدا کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان کے ہاتھ میں کند تلواریں تھیں اس وقت بھی اسلام کے حسن نے لاکھوں لاکھوں انسانوں کے دل جیتے اور اس پیاری تعلیم نے انہیں ربِّ کریم کے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا بٹھایا۔ حضور نے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کے کانوں میں پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں ڈالیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق حضرت حضرت مہدی علیہ السلام کی باتیں ان تک پہنچائیں اور مہدی علیہ السلام کی کتب کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنی نسلوں کو بھی کروائیں۔ تاکہ ہماری جو ذمہ داری ہے کہ ساری دنیا میں اسلام غالب ہو اس ذمہ داری کو ہم کما حقہٗ ادا کر سکیں اور اپنے خدا کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے وہ ہمیں کامیاب طریقے پر کرنے کی توفیق عطا کرے (آمین)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے مبعوث ہوئے اور جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے آپؐ تمام بنی نوع انسان کی طرف نہ ختم ہونے والی رحمتوں کو ساتھ لئے بطور نبی مبعوث ہوئے۔ حضور نے نہایت حکیمانہ انداز میں یہ نکتہ بیان فرمایا کہ جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت میں انسان انسان میں کوئی امتیاز اور فرق نہیں۔ آپؐ سب کے لئے ہی رحمت ہیں چاہے وہ مومن ہو یا کافر۔ جو تعلیم آپؐ لیکر آئے ہیں اس کا ہر حکم امر ہو یا نہی مومن کے لئے بھی رحمت ہے اور کافر کے لئے بھی رحمت ہے۔

حضور نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصولی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ انسان کو عمل صالح کا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس وقت عمل صالح کے بارے میں زبان سے تعلق رکھنے والے اعمال صالحہ کا ذکر کروں گا۔ چنانچہ حضور نے "بولنے" کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر حکمت تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تعلیم یہ دی ہے کہ جھوٹ مت بولو، دوسرے یہ کہ سچ بولو اور تیسرے یہ کہ جو بات بھی تم کرو وہ صرف سچ نہیں بلکہ قول سدید ہو یعنی

(باقی صفحہ ۸ پر)

## لاؤڈ سپیکر پر بولنے کی عادت

حضور ایدہ اللہ نے آج انصار اللہ کے افتتاحی خطاب کا آغاز ان الفاظ سے فرمایا:۔

"انسانوں کو عادتیں بھی پڑ جاتی ہیں۔ میں نے ساری عمر اس بات کا خیال رکھا کہ عادت نہ پڑے لیکن اب معلوم ہوا کہ لاؤڈ سپیکر پر بات کرنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ اس سے قبل اس سے بھی بڑے مجمع میں لاؤڈ سپیکر کے بغیر تقریر کرتا رہا ہوں مگر اب اس کی عادت پڑ چکی ہے اور ونیس صاحب کی آواز کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔"

مکرم عبدالعزیز صاحب ونیس حضور کے ارشادات ساتھ ساتھ دوہرا کر مجمع تک پہنچا رہے تھے مگر جب آخری جملہ پر پہنچے تو خود اپنے ذکر پر محجوب ہو گئے اور فقرہ ادا نہ کر سکے حضور نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "یہ فقرہ بھی دوہرائیں"۔ اس پر انہوں نے باآوازِ بلند یہ فقرہ دوہرایا۔ "اور ونیس صاحب کی آواز کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔"

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

## ضروری وضاحت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سبکدوش ہونے والے صدر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے اعزاز میں جو الوداعیہ دیا گیا اور جس کی خبر الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی ہے وہ الوداعی تقریب قائدین اضلاع و علاقہ کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۲۷ اخاء ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اپنے بندوں پر اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم احسان

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اپنے بندوں پر جو سب سے بڑا احسان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ان کی دعاؤں کو سُنتا ہے اور انہیں قبول کر کے انہیں ان کی مراد عطا کرتا ہے۔ یہ اسی احسان ہی کا نتیجہ ہے کہ وہ بسا اوقات اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے غیر ممکن کو بھی ممکن میں بدل دیتا ہے کیونکہ وہ قادر مطلق ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

وہ دعائیں تو ضرور قبول کرتا ہے لیکن اُس نے بندوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ عبادت کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسے پکاریں۔ چنانچہ اس نے جہاں یہ بشارت دی ہے کہ :۔

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (المومن آیت ۶۱)

یعنی تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعا سنوں گا۔

وہاں اسی آیت کے اگلے حصہ میں ایک زبردست انتباہ بھی کیا ہے اور وہ یہ کہ :۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝ (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ :۔ جو لوگ میری عبادت کے معاملہ میں تکبّر سے کام لیتے ہیں وہ ضرور جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ قبولیت دُعا کے عظیم الشان احسانِ خداوندی کا مورد بننے کے لئے ضروری ہے کہ دُعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ ہوں بلکہ کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ اُس کی عبادت کریں۔ جب وہ ہر قسم کے تکبر سے یکسر پاک ہو کر اسی کی عبادت کو لازم پکڑیں گے تبھی وہ ان کی دعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نوازے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دُعا کرنے والوں کو حکم دیا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری دعائیں قبول کرے اور تمہارے لئے بظاہر حالات ناممکن نظر آنے والی بات کو ممکن کر دکھائے تو تم اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اُس کو پکارو۔ چنانچہ فرماتا ہے :۔

هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (المومن آیت ۶۶)

ترجمہ :۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ خود) زندہ ہے اور دوسروں کو زندگی دینے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔

پھر قبولیت دُعا کا حظ اٹھانے کے لئے صرف خلوص دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دُعا کرنے والے اپنے ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اعمال صالحہ بھی خاص تعہد سے بجا لائیں۔ اسی لئے فرمایا :۔

وَ یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۝ (الشوریٰ آیت ۲۷)

ترجمہ :۔ اور (اللہ ہی) مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے (جتنے بدلہ کے وہ مستحق ہوتے ہیں اس سے بھی) زیادہ ان کو دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب مقرر ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ایک عظیم الشان احسان کے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعائیں سُنتا ہے اور ضرور سُنتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ان کی خاطر ایسا انقلاب عظیم لاتا ہے کہ گویا زمین و آسمان کو پلٹ دیتا ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ ان کی خاطر ایک نئی زمین اور نئے آسمان کو معرض وجود میں لے آیا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ اُس کے بندے بھی اُس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں اور عاجزی اور تذلل اختیار کرتے ہوئے کمال مستعدی اور پابندی کے ساتھ صرف اور صرف اُسی کی عبادت کو لازم پکڑیں اور دیگر اعمال صالحہ بھی اُسی مستعدی اور پابندی سے بجا لائیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کی دعائیں وہ بدرجہ اُولیٰ قبول فرماتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

(۱) "دعاؤں کی قبولیّت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص۲۷)

(۲) "دُعا کی قبولیت کا بھی یہی راز ہے کہ انسان جب تک اپنی خواہشات اور ارادوں اور علموں کو ترک کر کے خدا میں فنا ہو جاوے اور خدا کی قدرت کاملہ اور قادر مطلق ہونے اور سننے اور قبول کرنے والا ہونے پر یقین کامل اور پورا وثوق نہ رکھتا ہو تب تک دُعا بھی ایک بے حقیقت چیز ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم ص۱۹۵، ۱۹۶)

(۳) "دعائیں بھی انہی لوگوں (یعنی کامل پرہیزگاروں) کی قبول ہوتی ہیں۔ ورنہ دیکھو جس طرح سے ایک حکیم کی دوائی بجز پرہیز کرنے کے مؤثر نہیں ہوتی اسی طرح سے دُعا کی قبولیت کا بھی یہی راز ہے۔ دُعا کچھ اثر نہیں کر سکتی جب تک انسان پُورا اور کامل پرہیزگار نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد دہم ص۲۱۸)

# "گر گئے سجدہ میں پاتے ہی خبر انعام کی"

(محترم جناب ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب کو نوبل انعام ملنے پر)

آ بتاؤں تجھ کو کیا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام
ایک مردِ باخدا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

بے نیازِ مال و دولت بے نیازِ عزّ و جاہ
خاکِ پائے مصطفےٰ ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

مہدیٔ دوراں کی برکت سے ملی جن کو جلا
حق کا وہ روشن دیا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

ناصرِ دینِ محمدؐ کی دعائے خاص کا
ایک زندہ معجزہ ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

گر گئے سجدہ میں پاتے ہی خبر انعام کی
شاکرِ ربِّ عُلیٰ ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

ہیں یکے از جاں نثارانِ شہنشاہِ رسلؐ
حق پرست حق آشنا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

عقدہ جو اب تک تھا لاینحل اُسے حل کر لیا
واہ کیا عقدہ کشا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

صاحبِ فہم و فراست پیکرِ علم و ہنر
حاملِ ذہنِ رسا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

خدمتِ انسانیت پیشِ نظر ہے روز و شب
صاف طینت، بے ریا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

ماہرِ علمِ طبیعی ماہرِ علمِ حساب
دیں سے بھی خوب آشنا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

گتھیاں آئن سٹائن کی ہیں جو سلجھا رہے
وہ محقق رہنما ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

فخرِ قوم و ملّت و انسانیت فخرِ وطن
اور فخرِ ایشیا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

خوش طبیعت خوش خصال و خوش کلام و خوش مزاج
ایک لعلِ بے بہا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

وقف کر دی ہے رقم انعام کی سب بہرِ خلق
خوگرِ جود و سخا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

احمدی بھائیوں کی جانب سے مبارک ہو انہیں
سب کے یارِ باوفا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

سچ تو یہ ہے محض سرکارِ دو عالم کے طفیل
موردِ فضلِ خدا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

باادب، باہمت و باعجز، باعزّ و وقار
الغرض سب سے سوا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

حضرت مرزا غلام احمد مسیحؑ پاک کے
اک مریدِ باصفا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

اے خدا تیری پناہِ خاص میں ہر دم رہیں
تیرے ہی در کے گدا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

ہو نہ گر تیری پناہ، تیری مدد، تیرا کرم
لاجرم بے دست و پا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

اور ان کی خوبیاں میں کرتا جاؤں کیا بیاں
جانتا ہے تو ہی کیا ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

کر عطا اسلام کو ایسے ہزاروں ڈاکٹر
جیسے مردِ حق نما ہیں ڈاکٹر عبدالسّلام

(محمد صدیق امرتسری ایم اے ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عید اور اس کی قربانیاں

مکرم سید سجاد احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

(۲)

پس ارشاداتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ اور سنت رسول اللہؐ سے یہ واضح ہے کہ عیدالاضحیٰ کی قربانی تمام اہل استطاعت مسلمانوں پر واجب ہے۔ اور اس حکم کی بنیاد قرآن کریم نے قائم فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت (یعنی عملی نمونہ) اقوال اور ارشادات نے اسے مستحکم کیا اور حضورؐ پاک نے اسے بہت بڑے اجر و ثواب کا موجب قرار دیا۔ آئمہ فقہ نے قربانی کے سلسلہ میں لکھا ہے۔

اجمع المسلمون علیٰ مشروعیتها... فالاضحیة سنة عین مؤکدة ...... والحنفیة قالوا هی واجبة ...... فاما شروط سنتها فمنها القدرة

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ طبع مصری جلد ۱ صفحہ ۵۹۴، ۵۹۵)

یعنی عیدالاضحیہ کی قربانیوں کی شروعیت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ عام ائمہ فقہ کے نزدیک تو عیدالاضحیہ کی قربانی ایک سنت موکدہ ہے لیکن حنفی اماموں کا یہ فتوےٰ ہے۔ کہ یہ محض سنت ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ اور بہر صورت اس کی شرط یہ ہے۔ کہ انسان مالی لحاظ سے اس کی طاقت رکھتا ہو اسی طرح ترمذی کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ

اختلفوا ان الاضحیة واجبة او سنة فذهب ابو حنیفة وصاحباه وزفر والحسن انها واجبة علیٰ کل حر مسلم مقیم موسر وعند الشافعی و فی روایة عن ابی یوسف سنة مؤکدة و هو المشهور المختار فی مذهب احمد ...... وفی مذهب مالک انه سنة واجبة علیٰ من استطاعها

(حاشیہ ترمذی)

یعنی اس بات میں اختلاف ہوا ہے کہ عیدالاضحیہ کی قربانی واجب ہے یا سنت امام ابوحنیفہ اور ان کے دو ساتھیوں (امام ابویوسف اور امام محمد اور زفر والحسن) کا مذہب یہ ہے۔ کہ ہر آزاد مقیم صاحب استطاعت مسلمان پر عید کی قربانی واجب ہے۔ مگر امام شافعی کے نزدیک اور ایک روایت میں جو ابو یوسف سے مروی ہے۔ یہ واجب نہیں بلکہ سنت موکدہ ہے اور یہی مشہور مذہب امام احمد کا ہے۔ اور امام مالک کے نزدیک عید کی قربانی ایک ایسی سنت ہے جو واجب کی حد کو پہونچی ہوئی ہے۔ بشرطیکہ مالی لحاظ سے قربانی کرنے والے کو اس کی طاقت ہو۔

ان دونوں حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حنفی اماموں کے نزدیک عیدالاضحیٰ کی قربانی ہر طاقت رکھنے والے مقیم مسلمان پر واجب ہے۔ قریباً یہی مذہب امام مالک کا ہے۔ دوسرے دو اماموں کے نزدیک واجب تو نہیں مگر سنت موکدہ ضرور ہے۔ یعنی ایسی سنت جس کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل کے ذریعہ خاص تاکید فرمائی ہے۔

کتاب الفقہ میں امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے کہ حتی الوسع قربانی کرنے والا خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے۔ فرمایا۔

ان یذبح بیده ان کان یعرف الذبح والا یشهدها بامر غیره۔

(کتاب الفقہ طبع مصری جلد ۱ صفحہ ۶۰۱)

یعنی قربانی کرنے والے کو چاہیئے کہ اگر وہ ذبح کرنا جانتا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے ورنہ دوسرے سے ذبح کراتے ہوئے قربانی کے وقت خود موجود ہو۔

پھر یہ بھی ارشاد مبارک ہے کہ اگر ایک گھر میں ایک سے زیادہ قربانی کرنے والے موجود ہوں تو باوجود طاقت رکھنے والے افراد کی تعداد زیادہ ہونے کے سارے گھر کی طرف سے صرف ایک قربانی کافی ہو جاتی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

یا ایها الناس ان علیٰ اهل کل بیت فی کل عام اضحیة۔

(ابو داؤد باب ما جاء فی ایجاب الاضاحی)

یعنی اے لوگو ہر ذی استطاعت گھر کے لئے ایک سال میں ایک جانور کی قربانی کافی ہے۔ اسی لئے اکثر فقہاء نے ایک گھر بلکہ بعض نے تو قربانی کے لحاظ سے ایک خاندان کو ایک ہی یونٹ قرار دیا ہے۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعة)

قربانی کے جانور کے لئے کچھ شرطیں مقرر کی گئی ہیں۔ اول اس کی عمر کا تعین کیا گیا ہے کہ وہ اتنی عمر کا ہو تاکہ جانوروں کی افزائش پر برا اثر نہ پڑے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے ایک دودھ دینے والی بکری ذبح کرنی چاہی تو آپؐ نے فرمایا

ایاک والحلوب

یعنی دیکھنا دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الاطعمة)

سوم یہ کہ شریعت نے گائے کی قربانی میں سات آدمیوں کی اور اونٹ کی قربانی میں دس آدمیوں کی شرکت جائز رکھی ہے۔ تاکہ جانوروں کا بلا وجہ ضیاع نہ ہو۔

قربانی کی استطاعت رکھنے والوں کی تشریح کرتے ہوئے فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ قربانی کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسا شخص قربانی دے جس کے پاس اپنی حاجات ہو۔ مناسب اثاثہ ہو کم از کم ۲۰ تولہ سونا یا سو درہم چاندی یا اس قیمت کی جائداد ہو اور اس پر اتنا قرض نہ ہو کہ اس کی جائداد اس حد سے نیچے گر جائے۔ نیز وہ سفر کی حالت میں نہ ہو بلکہ مقیم ہو۔

(بدائع الصنائع مصنفہ ملک العلماء امام علاؤ الدین جلد ۵ صفحہ ۶۳، صفحہ ۶۴)

قربانی کے گوشت کے متعلق یہ حکم دیا گیا ہے کہ اسے بہتر سے بہتر طریق پر استعمال کیا جائے۔ یعنی خود بھی کھاؤ اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو دو اور غریب اور مفلس لوگوں میں تقسیم کرو اور اپنے ہمسایوں کو بھی ہدیۃً بھجواؤ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں عیدوں کے روحانی پہلو پر زور دیا ہے وہاں یہ بھی فرمایا:۔

ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ

(صحیح مسلم)

یعنی اے مسلمانو عید کے ایام میں اپنے جسموں کا حق بھی ادا کیا کرو اور دوسرے ایام کی نسبت ان دنوں میں زیادہ سیر ہو کر کھانا کھایا کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ یہ دن تمہارے کھانے پینے کے دن ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ گوشت کے بہت زیادہ استعمال کو پسند نہیں کیا گیا بلکہ انسانی غذا میں گوشت اناج۔ سبزیوں، پھلوں اور دودھ وغیرہ کا مناسب توازن قائم رہنا چاہیئے جیسا کہ ارشاد خداوندی بھی ہے کہ

کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

(اعراف آیت ۳۲)

یعنی اے مسلمانو! تم بے شک خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہر قسم کی طیب خوراک استعمال کرو۔ لیکن ایک حد تک اور کوئی ایک خوراک حد سے زیادہ استعمال نہ کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اسراف کا طریق اختیار کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اسی طرح گوشت کا ناواجب ضیاع بھی پسندیدہ نہیں۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قربانی کے گوشت کو نمک وغیرہ لگا کر سکھانے اور بعد میں استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کو عربی زبان میں تشریق کہتے ہیں۔ یعنی گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر اسے نمک اور مسالہ وغیرہ لگانے کے بعد خشک کر لینا تاکہ زیادہ دیر تک محفوظ اور قابل استعمال رہ سکے۔ اور اسی لئے عیدالاضحیٰ کے بعد کے ایام کو تشریق بھی کہا جاتا ہے

(یعنی گوشت کو خشک کر کے ذخیرہ کرنے کے دن) اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

کلوا و اطعموا و ادخروا (بخاری و مسلم)

یعنی اے مسلمانو! عیدالاضحی کی قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاؤ۔ دوسروں کو بھی کھلاؤ اور فالتو گوشت کو ذخیرہ بھی کرو۔

حنفی ائمہ کا اس تعلیم کی روشنی میں فتویٰ یہ ہے۔

یندب ان یاکل من لحم اضحیته ویدخر ویتصدق والافضل ان یتصدق بالثلث ویدخر الثلث و یتخذ الثلث لاقربائه واصدقائه

(کتاب الفقہ جلد ۱ صفحہ ۶۱۰)

یعنی قربانی کے متعلق یہ بات پسندیدہ سمجھی گئی ہے۔ کہ قربانی کرنے والا اپنی قربانی کے گوشت سے خود بھی کھائے اس میں سے آئندہ کے لئے ذخیرہ بھی کرے اور غریبوں میں تقسیم بھی کرے۔ بلکہ افضل صورت یہ ہے کہ ایک تہائی گوشت غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ایک تہائی آئندہ کے لئے سکھا کر ذخیرہ کر لیا جائے۔ اور ایک تہائی گوشت اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے رکھا جائے۔

بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ قربانی کے لاتعداد جانوروں کو ذبح کرنے کی بجائے نقد روپیہ وغیرہ مستحقین میں تقسیم کر دیا جائے اور آیت قرآنیہ

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

سے استدلال کر کے یہ کہا جاتا ہے کہ قربانی ضروری نہیں۔ اس سوال یا اعتراض کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۱۲ء میں دیا تھا جبکہ یہ سوال عام طور پر کیا جاتا تھا۔ اور شیعہ عالم مولوی عبدالعلی صاحب ہروی نے فتویٰ دیا تھا کہ ترکوں کی امداد کے لئے نقد روپیہ دیا جائے۔ اور قربانی نہ دی جائے۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے لکھا:۔

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارک میں بڑی ضرورتیں تھیں۔ خلفاء کے زمانہ میں سخت سے سخت ضرورتیں تھیں مگر قربانی ترک نہیں کی گئی۔ اس کا ترک شیعہ مذہب کے بھی خلاف ہے۔ باقی رہا لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا الآیہ کا فرمان۔ سو وہ صحیح ہے مگر جس طرح سے عالم شیعہ نے اسے سمجھا ہے اس طرح نہیں۔ قربانی کی اصل ہے معلوم نہیں يَّنَالُهُ التَّقْوٰى سے مولوی صاحب نے کیا مراد لیا ہے۔ افسوس یہ سب قرآن نہ سمجھنے کا وبال ہے۔ کیا مسلمانوں کے پاس اور مال ہی نہیں رہا کہ اب قربانی پر ہاتھ صاف کرنے لگے۔ اگر ایسے ہی مفلس ہیں تو نہ زکوٰۃ نہ قربانی نہ تعلیم پر خرچ کریں چھٹی ہوئی۔ اللہ اللہ ثم اللہ اللہ پہلے مکہ میں قربانیاں بند کریں۔ ترک خود قربانی بند کریں۔ یونیورسٹی کا جمع شدہ روپیہ دیدیا (وہاں دونوں مسلم یونیورسٹی کے لئے بھاری رقم جمع ہوئی تھی) شادی غمی کی ڈھکوسلی کا روپیہ دے دیں۔ خود ترک دھوئیں کے بدلے روپیہ دیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں۔ فی کس ایک روپیہ ہی دیں مگر شعائر اسلام کو ہاتھ سے نہ دیں۔ طرابلس کے غریب عرب جان دے رہے ہیں۔ ترک میدانی جنگ چند روز جاری رکھیں۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سچ ہے۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

شیعہ عالم شیخ عبدالعلی ہروی کا ایک مضمون آج پیسہ اخبار میں نکلا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف حج کے موقعہ پر قربانی ہے اور سوائے اس کے نہیں۔ اس کے متعلق صرف اتنا ہی لکھنا کافی ہوگا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور صحابہ کرامؓ اور ائمہ محدثین اور مجددین کا عمل اور امت محمدیہ کے ۱۳۰۰ سال کا تعامل صرف عالم ہروی کے اجتہاد سے باطل نہیں ہو سکتا۔"

(نورالدین قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۱۲ء)

مندرجہ بالا ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قربانی کو شعائر اسلامی کا ضروری حصہ قرار دیا ہے۔ اور اسے بند کرنے کو صریح خلاف اسلام فعل گردانا ہے۔ جس کا خیال محض جلد بازی دینی جذبہ کی کمی اور عرفان کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اصل وجہ یہی ہے کہ ان قربانیوں کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ جس کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے صاحبزادہ حضرت اسمٰعیل سے ہوا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے باقاعدہ ایک مذہبی سنت کی صورت دے کر اس کی تجدید فرمائی اور اسے امت محمدیہ میں تاکیدی ہدایت کے ساتھ جاری فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اس مضمون میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی کتاب "عید کی قربانیاں" سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ جزاءً حسناً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دعا کے ذریعہ بصیرت مانگی جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب عقیدہ کی تصحیح ہو جائے تو دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ نیک صحبت میں رہ کر اس معرفت کو ترقی دی جائے۔ اور دعا کے ذریعہ بصیرت مانگی جاوے جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھتی جاوے گی اسی قدر محبت میں ترقی ہوتی جائے گی۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ محبت بدوں معرفت کے ترقی پذیر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو انسان ٹین یا لوہے کے ساتھ اس قدر محبت نہیں کرتا جس قدر تانبے کے ساتھ کرتا ہے۔ پھر تانبے کو اس قدر عزیز نہیں رکھتا جتنا چاندی کو رکھتا ہے اور سونے کو اس سے بھی محبوب رکھتا ہے۔ اور ہیرے اور جواہرات کو اور بھی عزیز رکھتا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ اس کو ایک معرفت ان دھاتوں کی بابت ملتی ہے۔ جو اس کی محبت کو بڑھاتی ہے۔ پس اصل بات یہی ہے کہ محبت میں ترقی اور قدر و قیمت میں زیادتی کی وجہ معرفت ہی ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

# تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد سے جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/۵ ۱۵۴/۱۲۷ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

## درخواست دعا

میرے ماموں و ممانی صاحبہ کو آجکل کچھ پریشانیاں لاحق ہیں۔ احباب سے ان کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرشید تبسم کارکن وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### ہمیں ہر شخص نے دیوانہ سمجھا! اور ہم تھے بھی تو دیوانے ہی!!

# کوئٹہ سے سائیکلوں پر ربوہ آنے والے تین خدام کی روداد

## انہوں نے ساڑھے سات سو میل کا سفر ساڑھے چھ دن میں طے کیا۔

(قسط اوّل)

اگر آپ کو یہ بتایا جائے کہ ایک ۱۵ سال پرانی سائیکل اور ایک ایسی سائیکل جو ناکارہ قرار دے کر سات سال بارش، دھوپ اور برف میں چھت پر پڑی رہی اور ایک چار سال پرانی سائیکل ـــ یہ تینوں سائیکلیں کوئٹہ سے روانہ ہوئیں اور ساڑھے چھ دن کے بعد ساڑھے سات سو میل کا فاصلہ طے کر کے بخیریت تمام ربوہ پہنچ گئیں تو آپ اسے کیا کہیں گے ۔!؟

آپ جو بھی کہیں میں تو اسے خدا کی تائید و نصرت اور انسانی عزم و ہمت کا ایک معجزہ قرار دوں گا۔

یہ روداد سفر کوئٹہ سے پہلی دفعہ سائیکل پر اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر تشریف لانے والے ان تین نوجوانوں کی ہے جن کے سروں میں صرف ایک ہی سودا سمایا ہوا تھا کہ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عمل کیا جائے یہ تین نوجوان رفیع فاروقی صاحب، حافظ مبارک احمد صاحب اور لئیق احمد صاحب ہیں ۔ ان میں سے رفیع صاحب ان کے امیر قافلہ قرار پائے تھے۔

میں نے جب دریافت کیا کہ آپ لوگوں نے کس طرح ربوہ آنے کا پروگرام بنایا تو ان نوجوانوں نے بتایا کہ ہم پچھلے سال اجتماع پر ربوہ آئے تو ہم نے دیکھا کہ دُور دُور سے خدام سائیکلوں پر ربوہ آئے ہیں۔ لئیق احمد صاحب اور رفیع فاروقی صاحب نے بتایا کہ ہم دونوں نے اسی وقت تہیہ کر لیا کہ اگلے سال ہم انشاء اللہ سائیکلوں پر آئیں گے۔ بعد میں ہم نے اپنے ساتھ حافظ مبارک احمد صاحب کو بھی ملا لیا۔

### دیوانگی اور فرزانگی

ان لوگوں نے بتایا کہ جب ہم نے سائیکلوں پر ربوہ جانے کے پروگرام کا اعلان کیا تو ہر شخص نے ہماری مخالفت کی ہمارے والدین کو کہا گیا کہ ان کو اس دیوانگی سے باز رکھیں ۔ لیکن ہم تو دیوانے ہوئے تھے اپنے آقا کے ارشاد پر عمل کرنے کے شوق میں اس لئے ہمارے والدین نے بھی ہمیں بخوشی اجازت دے دی ہم نے کسی کی مخالفت کی پرواہ نہ کی ہمیں روکنے والے بھی بڑے مخلص لوگ تھے، بڑے اخلاص سے روکتے تھے کیونکہ کوئٹہ سے باہر نکل کر ہٹ فیلڈ کا علاقہ نہایت خطرناک اور غیر محفوظ خیال کیا جاتا تھا ۔ ہمیں مشورے دینے والوں نے کہا کہ آپ لوگ سکھر تک بس یا ٹرین کے ذریعے چلے جائیں اس کے بعد بے شک سائیکل پر چلے جائیں مگر ہم کو یہ مشورہ پسند نہ آیا کیونکہ ہمارے امام کا حکم یہ تھا کہ جو خدام ہمت کر سکیں اپنے گھروں سے سائیکلوں پر آئیں چنانچہ ہم اپنے پر عزم فیصلہ پر ڈٹے رہے۔

صرف کوئٹہ کے مربی مکرم مرزا افضل صاحب کی ذات ایسی تھی جنہوں نے ہماری بھرپور تائید کی ـــ چنانچہ ہم نے تیاری شروع کر دی. حافظ مبارک احمد صاحب نے بتایا کہ ان کی سائیکل ۱۵ سال پرانی تھی۔ چنانچہ اس کے نٹ بولٹ کسے گئے۔ اوورہالنگ کروائی گئی ۔ لئیق احمد صاحب نے بتایا کہ ان کی سائیکل عرصہ سات سال سے ناکارہ قرار دے کر چھت پر پھینکی ہوئی تھی۔ اس پر دھوپ، بارش اور برف سات سال تک پڑتی رہی ۔ اس سائیکل کو چھت سے اتارا گیا ۔ رنگ و روغن کرایا گیا ۔ نئے ٹائر ٹیوب ڈلوائے گئے۔ اسی طرح رفیع احمد فاروقی صاحب کی سائیکل بھی چار سال سے زائد عرصہ پرانی تھی۔ ان لوگوں نے بتایا کہ اس کے باوجود ساڑھے سات سو میل کے طویل سفر میں سوائے اِکّا دُکّا پنکچر کے ان بوڑھی سائیکلوں نے اور کوئی تکلیف نہ دی یہ بھی خدائی تائید کا ایک معجزہ تھا۔

سائیکلوں کی مرمت کے تمام اخراجات ان نوجوانوں نے اپنی جیبوں سے ادا کئے۔ کوئٹہ سے روانگی کے بعد انہوں نے چھ جگہوں پر راتوں کو قیام کیا۔ پہلا پڑاؤ سبّی تھا، دوسرا جیکب آباد، تیسرا گھوٹکی چوتھا ظاہر پیر، پانچواں مظفر گڑھ، چھٹا جھنگ اور ساتویں دن دوپہر کے وقت یہ نوجوان اپنے مرکز ربوہ بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ یہ تمام فاصلے قریباً سو میل سے زائد روزانہ کے بنتے تھے۔ تاہم ان کا سب سے طویل سفر گھوٹکی سے ظاہر پیر کا تھا جو ۱۲۲ میل پر مشتمل تھا۔

یہ قافلہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو صبح چھ بجے مسجد احمدیہ کوئٹہ سے روانہ ہوا۔ مربی سلسلہ مکرم روشن دین صاحب نے اجتماعی دعا سے رخصت کیا۔ پہلے تیس میل ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کئے گئے۔ اس سارے راستے میں چڑھائی تھی کیونکہ اس فاصلے کو طے کر کے یہ قافلہ کول پور پہنچا تھا جو کہ قریباً ساڑھے سات ہزار فٹ بلند جگہ ہے جبکہ کوئٹہ کی بلندی قریباً پانچ ہزار فٹ ہے اس کے بعد دس میل تک مسلسل اترائی ملی اور احمدی خدام کا یہ قافلہ ذکر الٰہی کرتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا مگر دس میل یہ فاصلہ طے ہونے کے بعد بالکل سیدھا میدان آ گیا اور ہوا مخالف شروع ہو گئی۔ چنانچہ انہوں نے راستے میں ۴ گھنٹے قیام کیا اور آخر کار شام پانچ بجے سبّی پہنچ گئے جہاں ایک احمدی دوست کے ہاں قیام کیا۔ یہ رات گذارنے کے بعد اگلے روز چھ اکتوبر کو صبح چھ بجے یہ قافلہ سبّی سے نکلا۔ گیارہ بجے کے قریب نٹال کے مقام پر پہنچے۔ وہاں پر کھانا کھایا ۔ اس جگہ پر لئیق احمد صاحب کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی اور قریباً چار گھنٹے آرام کرنا پڑا۔ یہ راستہ جن پر قافلہ اس وقت رواں تھا سبّی اور جیکب آباد کا درمیانی علاقہ تھا جو کہ نہ صرف پاکستان کا بلکہ دنیا کا گرم ترین علاقہ شمار ہوتا ہے دھوپ بے حد تیز تھی، ہوا انتہائی مخالف تھی، کہیں ٹھنڈا پانی میسر نہیں تھا ہوا اتنی شدید مخالف تھی کہ قافلے کی رفتار جو کہ عموماً ۱۵ میل فی گھنٹہ ہوتی تھی کم ہو کر صرف ۳/۴ میل فی گھنٹہ رہ گئی ۔ اس صورت حال کی وجہ سے لئیق احمد صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ۔ میں نے لئیق صاحب سے پوچھا کہ یہ خیال تو پیدا نہیں ہوا کہ آپ سفر جاری نہ رکھ سکیں گے ۔ لئیق احمد صاحب نے کہا کہ اس وقت صرف ایک جذبہ سامنے تھا کہ سفر ہر حال میں جاری رہنا چاہیئے ۔ طبیعت کیسی ہی ہو چلنا ضرور ہے۔ چنانچہ اللہ نے اپنا فضل کیا اور شام چار بجے نٹال سے روانہ ہوئے ۔ سڑک بے حد خراب، جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ۔ یہاں سے چودہ میل دور ٹیمپل ڈیرہ تھا مگر ہوا شدید مخالف تھی جس کی وجہ سے یہ سفر جو کہ ایک گھنٹے میں طے ہو جانا چاہیئے تھا ساڑھے تین گھنٹے میں طے ہوا اور ہم شام ساڑھے سات بجے ٹیمپل ڈیرہ پہنچے ۔ رات کا وقت تھا ۔ سورج غروب ہو چکا تھا اور اب آگے اٹھارہ میل وہ خطرناک راستہ تھا جس کی خاطر ہم کو کوئٹہ کے ہر دوست نے ڈرایا اور روکا تھا ۔ یہ وہ راستہ تھا جہاں پر دن کے وقت بھی ٹرکوں کو لوٹ لینے کی وارداتیں ہو جایا کرتی تھیں ۔ اور ہماری انتہائی کوشش تھی کہ یہ سارا راستہ دن کے وقت طے ہو جائے مگر اب کیا ہو؟ ہم ذرا دیر کو دم لینے کے لئے رُکے ۔ پیاس کے مارے حلق خشک ہو رہا تھا ہم بلا مبالغہ تین تین یخ بوتلیں پی گئے ۔ وہاں ایک شخص سے ذکر کیا کہ ہم جیکب آباد جا رہے ہیں اور ابھی اور اسی وقت۔

آپ سائیکلوں پر اس رات میں جھٹ پٹ کے علاقے سے گزریں گے؟ اس شخص کا چہرہ حیرانی سے کھُلا کا کھُلا رہ گیا ۔ یہ تو بہت خطرناک علاقہ ہے، وہ بولا۔

(اس کے بعد کیا ہوا؟ اگلی قسط ملاحظہ فرمائیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہمارے جلسے

رفعتِ نامِ کبریا کے لئے ؛ عظمتِ دینِ مصطفےٰ کے لئے
ایک جا بیٹھنا کچھ وقت ؛ فکر کرنا رہِ ہُدیٰ کے لئے
خدمتِ خلق اور تربیت ؛ ہر کہ و مہ شہ و گدا کے لئے
علمِ قرآن اور حدیثِ نبیؐ ؛ حسنِ اخلاق کی بقا کے لئے
مال اور جاں کی قربانی ؛ پاک اغراضِ حق نما کے لئے
ہم علمدار ہیں خلافت کے ؛ شمعِ پُر نور کی ضیاء کے لئے
الغرض اپنے سب جلسے
وقف ہیں مرضیٔ خدا کے لئے

(شبیر احمد تحریک جدید)

## "اے قادر و توانا"

(ایک ضروری تصحیح)

دُرِّ ثمین اُردو کے بعض نسخوں میں "محمود کی آمین" کی مشہور و معروف نظم میں ایک مصرعہ غلطی سے "اے قادرِ توانا آفات سے بچانا" درج ہے یعنی قادر اور توانا کو زیر سے ملایا ہوا ہے حالانکہ صحیح مصرعہ یوں ہے :-

"اے قادر و توانا آفات سے بچانا"

یعنی قادر اور توانا کو "و" سے ملانا درست ہے۔ قارئین کرام اس کی صحت کا خیال رکھیں ——— خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید

## پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان کرام کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ اگر موصی اصحاب خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتوں کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

محترمہ احمدی بی بی صاحبہ زوجہ میاں خاں صاحب کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ۔ وصیت نمبر ۹۲۸۵

محترم اللہ دتا صاحب ولد چوہدری زبردست سابق سکونت بھاگووال ضلع سیالکوٹ وصیت نمبر ۹۳۸۶

مکرم چوہدری عمر دین صاحب ولد مکرم چوہدری محمد دیوان صاحب سابق ساکن احمد یانوالہ ضلع سیالکوٹ
وصیت نمبر ۹۷۰۸

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ولد مکرم چوہدری محمد دیوان صاحب سابق ساکن احمد یانوالہ
ضلع سیالکوٹ وصیت نمبر ۹۴۱۱

مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ولد چوہدری علی محمد صاحب سابق ساکن کھیوہ باجوہ
ضلع سیالکوٹ وصیت نمبر ۹۴۸۷

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)


## دانت مت نکلوایئے

کیورٹیو سسٹم (جدید میڈیکل سائنس) کے آزمودہ فارمولوں کے مطابق تیار شدہ دانتوں کی ادویات کے نرخ مندرجہ ذیل ہیں :-

اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) مانخورہ، مسوڑھوں سے خون، پیپ وغیرہ آنا۔ قیمت -/۱۵

اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانتوں کا گھن، دانت سیاہ، بدرنگ، بھربھرے۔ قیمت -/۱۵

منجن (PYORRHEA POWDER) مسوڑھے بدرنگ۔ خون آنا، دانتوں کی مضبوطی اور خوبصورتی کے لئے۔ قیمت -/۴ — -/۱۲

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ فون ۷۰، ۶۰۶/۷۰



## سائیڈ پلان سنی پارک

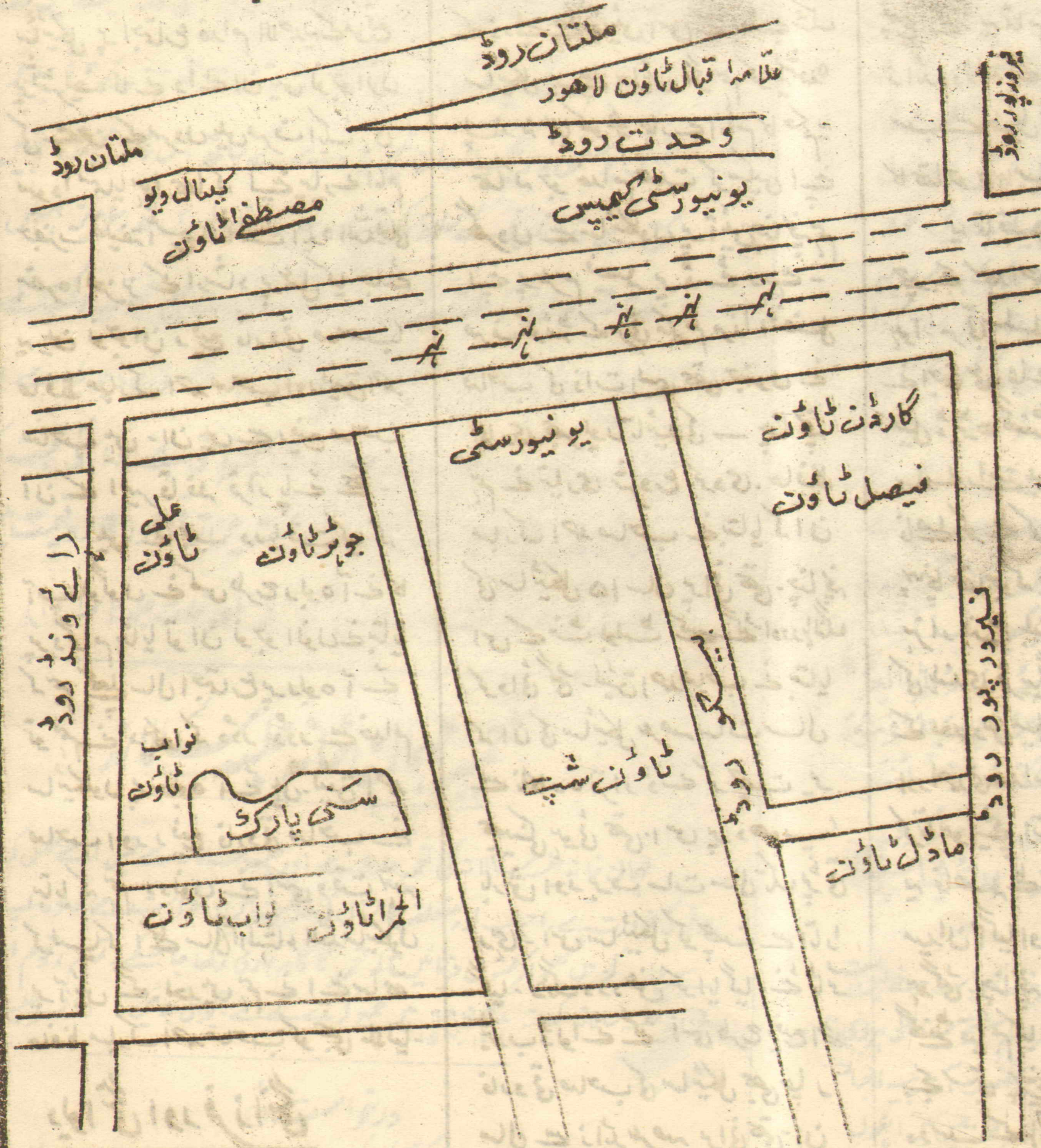


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید سہولتوں سے آراستہ ہاؤسنگ سکیم

بکنگ جاری ہے

احمدی بھائیوں کے لئے مخصوص بلاک بکنگ جاری ہے

اور خاص رعایت

# سنی پارک

خصوصیات:

لاہور کے اس خوبصورت علاقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہر منصوبہ بضرورت پوری کرنے کے لئے ۱۰ مرلے، ۱۴ مرلے، ایک کنال، ۲ کنال سے زائد رہائشی و کمرشل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقہ، وسیع چلڈرن پارک۔ طبی و تعلیمی سہولتوں کیلئے سکول ہسپتال۔ مسجد، مہذب ماحول، وسیع و عریض شاپنگ مرکز، ہر بلاک میں کمرشل پلاٹس، کشادہ سڑکیں۔ ہر قسم کی چھوٹی بڑی ٹرانسپورٹ میسر ہے۔

محلِ وقوع ——— مختلف رہائشی سکیموں اور جوہر ٹاؤن کے مرکز میں واقع ہے۔ نیو کیمپس سے ۲ میل کے فاصلہ پر اور ملتان روڈ سے رائے ونڈ روڈ پر ایک میل کے فاصلہ پر۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس حاصل کریں (رابطہ کے لئے فون ۴۱۲۶۱۶ (ایک تا ۲ بجے) جمعہ کے دن بھی آفس کھلا رہے گا۔

گل ہاؤسنگ و حبیب ٹریڈ ہاؤس بالمقابل گرینڈ بیٹری

ملتان روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تعمیر سرائے خدمت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## وعدوں کی سو فی صد ادائیگی کرنے والے احباب

| نمبر شمار | نام وعدہ کنندہ مع مقام و ضلع | ادا کردہ رقم |
|---|---|---|
| ۳۰۹ | مکرم رشید احمد جان صاحب مردان شہر قائد علاقائی صوبہ سرحد | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۰ | " خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ شہر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۱ | " مبارک احمد صاحب ساہی فیصل آباد | ۵۵۵-۰۰ |
| ۳۱۲ | مجلس خدام الاحمدیہ کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۳ | مکرم ملک ناصر احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد انور صاحب گوجرانوالہ شہر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۴ | " چوہدری اختر زماں صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۵ | " ندیم اللہ خان صاحب سوسائٹی کراچی | ۱۰۰۰-۰۰ |
| ۳۱۶ | " نعیم احمد رفیق صاحب " " | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۷ | " محمد شاہنواز صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۸ | " مولانا عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۱۹ | " حمید احمد، منیر احمد صاحبان باجوہ چک ۳۰/۱۰-ایل ضلع ساہیوال | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۰ | " ملک محمد اشرف صاحب ساہیوال شہر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۱ | " ملک منور احمد صاحب " | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۲ | " چوہدری نصراللہ خان صاحب چک ۵۵/۲-۷ ضلع ساہیوال | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۳ | " نور احمد صاحب اوکاڑہ شہر " | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۴ | مجلس خدام الاحمدیہ دنیا پور ضلع ملتان | ۶۰۰-۰۰ |
| ۳۲۵ | مکرم ملک خلیل احمد صاحب خمیسہ لودھراں ضلع ملتان | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۶ | " شیخ کرامت علی صاحب شیخوپورہ شہر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۷ | ظفر برادران گوجرانوالہ شہر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۸ | مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۲۹ | مکرم میاں نصیر الدین صاحب امینی حلقہ مسجد نور راولپنڈی | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۳۰ | مجلس خدام الاحمدیہ چک ۵۶۵ گ۔ب ضلع فیصل آباد | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۳۱ | مکرم مرزا رشید انور صاحب ابوظہبی | ۵۴۰-۰۰ |
| ۳۳۲ | " سید رشید طارق صاحب قائد ضلع کراچی | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۳۳ | " خواجہ عبدالرحمٰن صاحب میر مع اہلیہ خاتون صاحبہ مسجد نور راولپنڈی | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۳۴ | " چوہدری شمس الدین صاحب ٹاؤن شپ سکیم ماڈل ٹاؤن لاہور | ۵۰۰-۵۵ |
| ۳۳۵ | " ارشاد احمد خان صاحب مردان شہر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۳۶ | " ظہیر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی | ۵۱۱-۰۰ |
| ۳۳۷ | مجلس خدام الاحمدیہ گوجرخان ضلع راولپنڈی | ۵۰۰-۱۵ |
| ۳۳۸ | مکرم پروفیسر صادق علی صاحب ربوہ ضلع جھنگ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۳۹ | " تنویر احمد صاحب ناصر ڈار چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۰ | مجلس خدام الاحمدیہ صدر کراچی | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۱ | مکرم منیر احمد صاحب چوہان نیو میرپور آزاد کشمیر | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۲ | مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ | ۵۴۷-۶۵ |
| ۳۴۳ | والدہ محترمہ مکرم چوہدری اشتیاق حسن صاحب سوسائٹی کراچی | ۵۰۲-۰۰ |
| ۳۴۴ | مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری عزیز آباد کراچی | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۵ | " احمد سعید صاحب اختر علی پور ضلع مظفر گڑھ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۶ | " حبیب اللہ طارق، مسیح اللہ طارق، فضل اللہ طارق پسران مکرم مولوی " عنایت اللہ صاحب مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۷ | قیادت ضلع گوجرانوالہ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۸ | " ڈاکٹر مرزا صدیق احمد صاحب محمد نگر لاہور | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۴۹ | مکرم عبدالسمیع صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۳۵۰ | " ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب " " " | ۵۰۰-۰۰ |

# تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے مخلصین

(قسط نمبر ۲۳)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل احباب نے مبلغ ۔/۳۰۰ روپے یا اس سے زائد رقوم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے قیام کی سہولت کے لئے ان احباب کا یہ تعاون قابل قدر ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ان احباب کے اسماء گرامی گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی دو نمائشی تختیوں پر بھی کندہ کرانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی مزید توسیع کے پیش نظر مخیر احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | چوہدری نیاز محمد صاحب مرحوم منجانب دختر فرخندہ اختر شاہ صاحبہ لاہور | ۳۰۰-۰۰ |
| ۲ | سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم منجانب اہلیہ " " " | ۳۰۰-۰۰ |
| ۳ | مکرم ملک محمد اصغر صاحب گوجرانوالہ | ۳۰۰-۰۰ |
| ۴ | ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم منجانب پسر ملک سردار احمد نوشہرہ ککے زئیاں سیالکوٹ | ۳۰۰-۰۰ |
| ۵ | فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ " " " " | ۳۰۰-۰۰ |
| ۶ | شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم " پسران نوید احمد، طاہر احمد، نعیم احمد لاہور | ۳۰۰-۰۰ |
| ۷ | میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم مالیر کوٹلوی منجانب اہلیہ محمودہ خاتون دارالرحمت ربوہ | ۳۰۰-۰۰ |
| ۸ | عبدالرزاق صاحب مرحوم آف منڈی بھلوال سرگودھا۔ منجانب عبدالجبار صاحب بحرین | ۳۱۲-۰۰ |
| ۹ | میمنی بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ عبدالرزاق صاحب مرحوم منجانب ہمشیرہ مسز اکبری اسمٰعیل۔ لندن | ۳۱۲-۰۰ |
| ۱۰ | مکرم ملک محمد افضل صاحب واہ کینٹ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۱۱ | مکرم سید سرفراز علی صاحب زعیم انصار اللہ واہ کینٹ | ۳۰۰-۰۰ |
| ۱۲ | مجلس انصار اللہ واہ کینٹ | ۳۰۰-۰۰ |
| ۱۳ | اہلیہ حضرت مولوی وزیر الدین صاحب رض، ممتاز بیگم صاحبہ مرحومہ مرزا شاہ لاہور، صفیہ بیگم صدر لجنہ دارالرحمت شرقی (الف)، استانی بشریٰ صاحبہ لاہور، رضیہ منیرہ متعلمہ بی ایس سی، مولوی محمد صدیق صاحب خلافت لائبریری، بشیر احمد صاحب A W M واہ کینٹ، رفیق احمد صاحب P.A اسلام آباد، شفیق احمد صاحب ایم ایس سی، ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب ربوہ منجانب حکیم محمد جمیل صاحب راولپنڈی۔ | ۱۰۰۰-۰۰ |
| ۱۴ | جماعت احمدیہ پیر محل ضلع فیصل آباد | ۳۰۰-۰۰ |
| ۱۵ | ڈاکٹر قاضی محمد منیر احمد صاحب مرحوم منجانب صاحبزادی ڈاکٹر صاحب مرحوم لاہور | ۳۱۲-۰۰ |
| ۱۶ | ماسٹر چوہدری محمد ابراہیم صاحب منجانب پسر ناصر محمود خان نوالی میانوالی سیالکوٹ | ۳۱۲-۰۰ |
| ۱۷ | اہلیہ صاحبہ " " " " " " | ۳۱۲-۰۰ |
| ۱۸ | والدہ صاحبہ صوبیدار دین محمد صاحب بھٹی سیالکوٹ چھاؤنی | ۳۰۰-۰۰ |
| ۱۹ | چوہدری مہر دین صاحب ٹھیکیدار مرحوم بدوملہی منجانب پسر چوہدری محمد اسلم صاحب ٹھیکیدار نارنگ منڈی | ۳۰۰-۰۰ |
| ۲۰ | شیخ عبدالحق صاحب مرحوم منجانب اہلیہ غلام فاطمہ صاحبہ لالہ موسیٰ گجرات | ۳۰۰-۰۰ |

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

# گمشدہ طلائی کانٹا

مورخہ ۲۰/۹ کو خاکسار کی بچی عزیزہ رشیدہ فاروقی کا ریلوے کراسنگ کے قریب اپنے ایک عزیز محمود احمد صاحب ڈرائیور کے گھر سے مقام اجتماع کی طرف جاتے ہوئے ایک طلائی کانٹا کہیں راستہ میں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو خاکسار کے مکان (کوارٹر نمبر ۵۴ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ) محلہ دارالصدر شرقی ربوہ میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مبارک احمد انور فاروقی کوارٹر نمبر ۵۴ دارالصدر شرقی ربوہ)

اخبار الفضل خود خرید کر پڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان

## نئے سال کے لئے بھی حضور ایدہ اللہ نے پندرہ لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے

ربوہ ۲۶/اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید دفتر اول کے ۴۶ ویں، دفتر دوم کے ۳۶ ویں اور دفتر سوم کے ۱۵ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے مسجد اقصیٰ میں پڑھائیں اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنے والے سال بھی تحریک جدید کا ٹارگٹ پندرہ لاکھ روپیہ ہوگا۔ حضور نے امید ظاہر فرمائی کہ سالِ رواں بھی تحریک جدید کا ٹارگٹ پورا ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو خدمت دین کے لئے واقفین بھجوانے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جو نوجوان واقفین آگے آئے ہیں خدا کے فضل سے ان کی بڑی بھاری اکثریت بڑی مخلص، قربانی دینے والی اور خدا کی راہ میں اپنی زندگیوں کو صحیح معنی میں وقف کرنے والی ہے ان میں بڑا جذبہ ہے، اللہ تعالیٰ سے بڑا پیار ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت ہے اور یہ احساس ہے کہ اگر اللہ کی توحید کو قائم کرنا ہے تو بڑی قربانیاں دینی ہوں گی۔ حضور ایدہ اللہ نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے اور شیطان کے شر سے بچائے رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ مائدہ کی آیت

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (مائدہ: ۷۰)

کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے انسانی زندگی کی تین بنیادی حقیقتوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا پہلی بات اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یعنی خدا کو وہ ماننا جو وہ ہے۔ اللہ کی معرفت کو شناخت کرنے کے بعد یہ پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بے مقصد نہیں بنائی اور خدا نے وہ تمام چیزیں بھی مہیا کر دی ہیں جن کی انسانوں کو حقیقی عبد بننے کیلئے ضرورت ہے۔ جب یہ پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بے مقصد نہیں بنائی تو اس کا یہ مطلب ہے کہ انسانی زندگی بھی بے مقصد نہیں، اس سے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ایک زندگی آخرت میں بھی ہے اور اس زندگی کو حاصل کرنے کے لئے اور جزا و سزا کے امتحان سے سلامتی سے گزرنے کے لئے قدرتی طور پر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسان کو عمل صالح کرنا چاہیئے جس سے مراد خدا کے حضور مقبول عمل صالح ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اصل عمل وہی ہے جو مقبول عمل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی عمل کوڑی کی وقعت نہیں رکھتا۔ اور مقبول عمل کو حاصل کرنے کے لئے دعا کا دامن تھامنا ضروری ہے کیونکہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے زور بازو سے خدا کا پیار حاصل کرلے گا۔ حضور نے دعا فرمائی کہ ہم سب لوگ جو کہ عمر کے لحاظ سے انصار میں داخل ہیں وہ اِن حقیقتوں کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں تاکہ ہم اپنے سے کم عمر اور کم تجربہ لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں اور ہم اپنی زندگیوں میں یہ نمونہ دیکھیں کہ ساری کی ساری نوع انسانی خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے اور ہمارا اس میں بھی حصہ ہو۔ خدا ہماری کوششوں کو قبول کرے اور ہمیں اس کی محبت اور اس کا پیار حاصل ہو۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے چار بجے سہ پہر مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ بعد ازاں حضور نے افتتاحی دعا کروائی اور اس کے بعد تمام انصار نے کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کی سرکردگی میں عہد دوہرایا۔ حضور کے خطاب کا آغاز چار بجے ہوا جو کہ قریباً ۴۰ منٹ جاری رہا بعد ازاں حضور تشریف لے گئے۔


## جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے

بہترین، با اعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں، ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

**راجپوت پراپرٹی ڈیلر**

افضل مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ



## خدانخواستہ

آپ یا آپ کے کوئی بزرگ اونچا سننے لگے ہیں؟ انگلینڈ سے تربیت یافتہ آڈیالوجسٹ (آلہ سماعت کے ماہر)

**طاہر نسیم ایم اے ایس ایچ اے اے**

معرفت دواخانہ طب جدید دار الرحمت غربی (بالمقابل ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے فوری طور پر) بالمشافہ یا بذریعہ ڈاک

مشورہ کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴


### حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سالانہ اجتماع انصار اللہ سے افتتاحی خطاب (بقیہ صفحہ اول)

بیچ بھی ہو اور ہر قسم کی کجی سے پاک اور منزہ بھی ہو اور اس پر زائد یہ کہ قول طیب بھی ہو۔ حضور نے طیب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ موافق ہو اور یہ موافق ہونا انسان کے مخاطب کو مدنظر رکھ کر ہے۔ یعنی جس ماحول میں باتیں کر رہے ہو اس ماحول میں سننے والوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے والی باتیں کرو۔ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرو۔ یہ طیب ہی کی تفسیر ہے۔ جہاں تک حقوق کا سوال ہے اسلام نے حقوق کی تعیین اور ان کی حفاظت کے سلسلے میں انسان انسان میں کوئی تمیز نہیں کی۔ مثلاً لیاقت کے لحاظ سے انسان میں پیدائشی فرق تو ضرور ہے لیکن حکم یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو معاشرہ میں اس کی لیاقت کے مطابق مقام دیا جائے اور اس میں مسلم و کافر کی کوئی تمیز نہیں۔ فرمایا کہ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم اہلیت کے مطابق تقرریاں بھی کرتی ہے اور ترقیات بھی دیتی ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ خلفائے راشدین نے اپنے اپنے فن کے ماہرین کو مدینہ بلا کر بہت سے شعبوں کا افسر اعلیٰ مقرر کر دیا حالانکہ ان لوگوں کا تعلق نہ صرف یہ کہ غیر مسلم عقائد سے تھا بلکہ وہ جنگجو اور اسلام سے لڑنے والی اقوام میں سے تھے۔ حضور نے اسلام کی پُر حکمت اور حسین تعلیم کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کر کے احباب کو سب کے لئے سُکھ اور مسرت کے سامان پیدا کرنے اور بلا تفریق و امتیاز سب کے مفاد کو مدنظر رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔


زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے

**بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ**

آپ کا اپنا ادارہ

فون دفتر ۵۰۸
فون رہائش ۲۰۵